آپ کے مسائل

اور

اُن کا حل

جلد نہم

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

القرآن ریسرچ سینٹر تنظیم کا شرعی حکم

س : .... مولانا صاحب! آج کل ایک نیا فتنہ قرآن ریسرچ سینٹر کے نام سے بہت زوروں پر ہے، اس کا بانی محمد شیخ انگلش میں بیان کرتا ہے، اور ضروریات دین کا انکار کرتا ہے۔ ہم اس انتظار میں تھے کہ "آپ کے مسائل اور ان کا حل"

میں آپ کی کوئی مفصل تحریر شائع ہو گی مگر آپ کے مسائل میں ایک خاتون کے سوال نامہ کے جواب میں آپ کا مختصر سا جواب پڑھا، اگرچہ وہ تحریر کسی حد تک شافی تھی مگر اس سلسلہ کی تفصیلی تحریر کی اب بھی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے ایسی کوئی تحریر لکھی ہو یا کہیں شائع ہوئی ہو تو اس کی نشاندہی فرمادیں یا پھر ازراہ کرم امت مسلمہ کی اس سلسلہ میں راہ نمائی فرمادیں۔

ج:.... آپ کی بات درست ہے، "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں میرا نہایت مختصر سا جواب شائع ہوا تھا، اور احباب کا اصرار تھا کہ اس سلسلہ میں کوئی مفصل تحریر آنی چاہئے، چنانچہ میری ایک مفصل تحریر ماہنامہ بینات کراچی کے "بصائر و عبر" میں شائع ہوئی ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے افادہ عام کیلئے قارئین ----- کی خدمت میں پیش کردیا جائے، جو حسب ذیل ہے:

"مسلمانان ہندوستان کی دلی خواہش اور چاہت تھی کہ ایک ایسی آزاد ریاست اور ملک میسر آجائے جہاں مسلمان آزادی سے قرآن و سنت کا آئین نافذ کر سکیں اور انہیں دین اور دینی شعائر کے سلسلہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، چونکہ مسلمانوں کا جذبہ نیک تھا، اس لیے اس میں جوان بوڑھے، عوام و خواص اور عالم و جاہل سب برابر کے متحرک و فعال تھے۔ بالآخر لاکھوں جانوں اور عزتوں کی قربانی کے بعد ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ایک مسلم ریاست کی حیثیت سے پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ قیام پاکستان کا مقصد اسلامی نظام حکومت یعنی حکومت الٰہیہ کا قیام باور کرایا گیا تھا۔ جس کا عنوان تھا "پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ"! اور یہ ایسا نعرہ تھا جس کے زیر اثر تمام مسلمان مر مٹنے کے لیے تیار تھے، حتیٰ کہ وہ

مسلمان جن کے علاقے تقسیم ہند کے بعد ہندوستان کی حدود میں آتے تھے وہ بھی اس کے قیام میں پیش پیش تھے، لیکن: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ- مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، کے مصداق، آج نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود بھی پاکستانی مسلمانوں کو اسلامی نظام حکومت نصیب نہیں ہوا- انا للہ وانا الیہ راجعون-

الٹا پاکستان روز بروز مسائلستان بنتا چلا گیا، اس میں مذہبی، سیاسی، روحانی غرض ہر طرح کے فتنے پیدا ہوتے چلے گئے، ایک طرف اگر انگلینڈ میں مرتد رشدی کا فتنہ رونما ہوا، تو دوسری طرف پاکستان میں یوسف کذاب نام کا ایک بدباطن دعوی نبوت لے کر میدان میں آگیا- اسی طرح بلوچستان میں ایک ذکری مذہب ایجاد ہوا جس نے وہاں کعبہ اور حج جاری کیا- یہاں رافضیت اور خارجیت نے بھی پر پرزے نکالے، یہاں شرک وبدعات والے بھی ہیں اور طبلہ سارنگی والے بھی- اس ملک میں ایک گوہر شاہی نام کا ملعون بھی ہے جن کے مریدوں کو چاند میں اس کی تصویر نظر آتی ہے- اور خود اس کو اپنے پیشاب میں اپنے مصلح کی شبیہ دکھائی دیتی ہے- اس میں ایک بدبخت عاصمہ جہانگیر بھی ہے جو تحفظ حقوق انسانیت کی آڑ میں کتنی لڑکیوں کی چادر عفت کو تار تار کر چکی ہے-

اسی طرح اس ملک میں "جماعت المسلمین" نامی ایک جماعت بھی ہے جو پوری امت کی تجہیل وتحمیق کرتی ہے- یہاں ڈاکٹر مسعود کی اولاد بھی ہے جو اپنے علاوہ کسی کو مسلمان ماننے کے لیے تیار نہیں، یہاں غلام احمد پرویز کی ذریت بھی ہے جو امت کو ذخیرہ احادیث سے بدظن کر کے اپنے پیچھے لگانا چاہتی ہے، اور

ان سب سے آگے اور بہت آگے ایک نیا فتنہ اور نئی جماعت ہے جس کے تانے بانے اگرچہ غلام احمد پرویز سے ملتے ہیں مگر وہ کئی اعتبار سے غلام احمد پرویز کو پیچھے چھوڑ گئی ہے، غلام احمد پرویز نے امت کو احادیث سے برگشتہ کرنے کی ناکام کوشش کی تھی، ہاں البتہ اس نے چند آیات قرآنی پر بھی اپنی تاویلات باطلہ کا تیشہ چلایا تھا، مگر اس نئی جماعت اور نئے فتنہ کے سربراہ محمد شیخ نامی شخص نے تقریبا پورے اسلامی عقائد کی عمارت کو منہدم کرنے کا تہیہ کرلیا ہے، چنانچہ وہ توراۃ، زبور، انجیل اور دوسرے صحف آسمانی کے وجود اور حضور ﷺ کی دوسرے انبیأ پر فضیلت وبرتری اور انبیأ کرام کے مادی وجود کا منکر ہے، بلکہ وہ بھی اصل میں تو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مدعی نبوت ہے- مگر وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ناکام حکمت عملی کو دہرانا نہیں چاہتا، کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح براہ راست نبوت اور عقیدۂ اجراء وحی کا دعویٰ کر کے قرآن وسنت اور علماامت کے شکنجہ میں نہیں آنا چاہتا، یہ تو وہ بھی جانتا ہے کہ وحی نبوت بند ہو چکی ہے، اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد اپنے لئے اجراء وحی کا دعویٰ کرے وہ دجال وکذاب اور واجب القتل ہے-اس لئے محمد شیخ نامی اس شخص نے اس کا عنوان بدل کر یہ کہا کہ :”جو شخص جس وقت قرآن پڑھتا ہے اس پر اس وقت قرآن کا وہ حصہ نازل ہورہا ہوتا ہے اور جہاں قرآن مجید میں ”قل“ کہا گیا ہے وہ اس انسان ہی کے لیے کہا جارہا ہے، یوں وہ ہر شخص کو نزول وحی کا مصداق بنا کر اپنے لئے نزول وحی اور اجرا نبوت کے معاملہ کو لوگوں کی نظروں میں ہلکا کرنے کی کوشش کرتا ہے-

چنانچہ وہ اس کو یوں بھی تعبیر کرتا ہے کہ :

"انبیأ، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں اور میں بھی یہی کام انجام دے رہا ہوں"۔

نعوذباللہ- منصب نبوت کو اس قدر خفیف اور ہلکا کر کے پیش کرنا اور یہ جرأت کرنا کہ میں بھی وہی کام کر رہا ہوں جو (نعوذباللہ) انبیأ کرام کیا کرتے ہیں۔ کیا یہ دعویٰ نبوت اور منصب نبوت پر فائز ہونے کی ناپاک کوشش نہیں؟

لوگوں کی نفسیات بھی عجیب ہے، اگر وہ ماننے پر آئیں تو ایک ایسا شخص جو کسی اعتبار سے قابل اعتماد نہیں، جس کی شکل وشباہت مسلمانوں جیسی نہیں، جس کا رہن سہن کسی طرح اسلاف سے میل نہیں کھاتا، ابلیس مغرب کی نقالی اس کا شعار ہے، اسوہ نبویؐ سے اسے ذرہ بھر مناسبت نہیں، اس کی چال ڈھال، رفتاو گفتار اور لباس و پوشاک سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ یہ شخص مسلمان بھی ہے کہ نہیں؟ پھر طرہ یہ کہ وہ نصوص صریحہ کا منکر ہے، اور تاویلات فاسدہ کے ذریعہ اسلام کو کفر، اور کفر کو اسلام باور کرانے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے کان کاٹتا ہے، فلسفۂ اجرأ نبوت کا نہ صرف وہ قائل ہے بلکہ اس کا داعی اور مناد ہے۔

وہ تمام آسمانی کتابوں کا یکسر منکر ہے، وہ انبیأ کے مادی وجود کا قائل نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی وجود کی بھول بھلیوں کے گورکھ دھندوں سے آپؐ کی نبوت ورسالت اور مادی وجود کا انکاری ہے، انبیأ بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دیتا ہے۔

ذخیرۂ احادیث کو من گھڑت کہانیاں کہہ کر ناقابل اعتماد گردانتا ہے، غرضیکہ عقائد اسلام کے ایک ایک جز کا انکار کر کے ایک نیا دین ومذہب پیش

کرتا ہے، -اور لوگ ہیں کہ اس کی عقیدت واطاعت کا دم بھرتے ہیں، اور اس کو اپنا پیشوا اور راہ نما مانتے ہیں-

اس کے برعکس دوسری جانب اللہ کا قرآن ہے، نصوص صریحہ اور احادیث نبویؐ کا ذخیرہ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور حضرات صحابہ کرامؓ کی سیرت وکردار کی شاہراہ ہے، اور اجماع امت ہے، جو پکار پکار کر انسانوں کی ہدایت وراہ نمائی کے خطوط متعین کرتے ہیں، مگر ان ازلی محروموں کے لئے یہ سب کچھ ناقابل اعتماد ہے-

کس قدر لائق شرم ہے کہ یہ حرماں نصیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرماں برداری کی بجائے اپنے گلے میں اس ملحد وبے دین کی غلامی کا پٹہ سجانے اور اس کی امت کہلانے میں "فخر" محسوس کرتے ہیں- حیف ہے اس عقل ودانش اور دین ومذہب پر جس کی بنیاد الحاد وزندقہ پر ہو، جس میں قرآن وسنت کی بجائے ایک جاہل مطلق کے کفریہ نظریات وعقائد کو درجہ استناد حاصل ہو- سچ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں تو عقل وخرد چھین لیتے ہیں، جھوٹ سچ کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اور ہدایت کی توفیق سلب ہو جاتی ہے-

گزشتہ ایک عرصہ سے اس قسم کی شکایات سننے میں آرہی تھیں کہ سیدھے سادھے مسلمان اس فتنے کا شکار ہو رہے ہیں، چنانچہ اس سلسلہ میں کچھ لکھنے کا خیال ہوا تو ایک صاحب راقم الحروف اور دار العلوم کراچی کے فتاوی کی کاپی لائے اور فرمائش کی کہ اس فتنہ کے خلاف آواز اٹھائی جائے، اس لئے کہ حکومت اور انتظامیہ اس فتنہ کی روک تھام کے لئے نہایت بے حس اور غیر سنجیدہ ہے-

جب کہ یہ فتنہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ کس قدر لائق افسوس ہے کہ اگر کوئی شخص بانئ پاکستان یا موجودہ وزیر اعظم کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو جائے تو حکومت کی پوری مشینری حرکت میں آجاتی ہے، لیکن یہاں قرآن و سنت، دین متین اور حضرات انبیاؑ اور ان کی نبوت کا انکار کیا جاتا ہے، ان کی شان میں نازیبا کلمات کہے جاتے ہیں، مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی، اور انتظامیہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان ہر دو تحریروں کو یکجا شائع کر دیا جائے، تاکہ مسلمانوں کا دین و ایمان محفوظ ہو جائے، اور لوگ اس فتنہ کی سنگینی سے واقف ہو کر اس سے بچ سکیں۔

راقم الحروف کا مختصر جواب اگرچہ روزنامہ جنگ کے کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں شائع ہو چکا ہے مگر دارالعلوم کراچی کا فتویٰ شائع نہیں ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلے ایک ایسی خاتون کا مرتب کردہ ہے سوال نامہ ہے جو براہ راست اس فتنہ سے متاثر رہی ہے، اس کے بعد راقم الحروف کا جواب ہے، اور آخر میں دارالعلوم کراچی کا جواب ہے، اور سب سے آخر میں اختتامیہ کلمات ہیں، چونکہ دارالعلوم کراچی کے فتویٰ میں قرآنی آیات اور دوسری نصوص کے ترجمے نہیں تھے اس لئے افادۂ عام کی خاطر قرآنی آیات اور عربی عبارتوں کے ترجمے کر دیئے گئے ہیں

سوال نامہ :

سوال : محترم مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب . السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احوال حال کچھ اس طرح ہے کہ بحیثیت مسلمان میں اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہوئے دین کو ضرب پہنچانے اور اس کے عقائد کی عمارت کو مسمار کرنے کی جو کوششیں کی جا رہی ہیں، اس کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرنا چاہتی ہوں۔

محترم یہاں پر چند تنظیموں کی جانب سے نام نہاد پمفلٹ آڈیو / وڈیو کیسٹس کے ذریعے ایسا لٹریچر فراہم کیا جا رہا ہے جس سے بڑا طبقہ شکوک و شبہات اور بے یقینی کی کیفیت کا شکار ہو رہا ہے۔ پاکستان، جسے اسلامی فلسفہ و فکر کے ذریعے حاصل کیا گیا اس کے شہر کراچی میں ایک تنظیم "القرآن ریسرچ سینٹر" کے نام سے عرصہ چھ سات سال سے قائم ہے اس تنظیم کے بنیادی عقائد مندرجہ ذیل ہیں :

۱ :.... دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے انسانیت کی بھلائی کے لئے قرآن پاک معجزانہ طور اکٹھا دنیا میں موجود تھا، مختلف انبیأ پر مختلف ادوار میں مختلف کتابیں نازل نہیں ہوئیں، بلکہ اس کتاب یعنی قرآن پاک کو مختلف زمانوں میں مختلف ناموں سے پکارا گیا، کبھی توریت، کبھی انجیل اور کبھی زبور کے نام سے۔

قرآن جو جہاں اور جس وقت پڑھ رہا ہے اس پر اسی وقت نازل ہو رہا ہے اور جہاں "قل" کہا گیا ہے وہ اس انسان کے لئے کہا جا رہا ہے جو پڑھ رہا ہے۔

۲ :.... انبیآء کا کوئی مادی وجود نہیں رہا، اس دنیا میں وہ نہیں بھیجے گئے، بلکہ وہ صرف انسانی ہدایت کے لئے SYMBOLS کے طور پر استعمال کئے گئے اور موجودہ دنیا سے ان کا کوئی مادی تعلق نہیں۔ قرآن شریف کے اندر وہ انسانی

رہنمائی کے لئے صرف فرضی کرداروں اور کہانیوں کی صورت میں موجود ہیں۔

۳۔ قرآن شریف میں چونکہ حضور کو زمان حال یعنی Present میں پکارا گیا ہے لہذا حضور بحیثیت روح ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہیں اور وہ مادی وجود سے مبرا ہیں اور نہ تھے۔

۴۔ حضور کی دیگر انبیأ پر کوئی فضیلت نہیں، وہ دیگر انبیأ کے برابر ہیں، بلکہ حضرت موسیٰ، بعض معنوں اور حیثیتوں میں یعنی قرآن پاک نے بنی اسرائیل، اور حضرت موسیٰ کا کثرت سے ذکر کیا، جس کی وجہ سے ان کی فضیلت حضور پر زیادہ ہے۔ حضور کے متعلق جتنی بھی احادیث تاریخ اور تفسیر میں موجود ہیں وہ انسانوں کی من گھڑت کہانیاں ہیں۔

ان تمام عقائد کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ قرآن و سنت کے مطابق یہ فتویٰ دیں کہ :

۱ :.... یہ عقائد اسلام کی رو سے درست ہیں یا نہیں ؟

۲ :.... اس کو اپنانے والا مسلمان رہے گا ؟

۳ :.... ایسی تنظیموں کو کس طرح روکا جائے ؟

۴ :.... ایسے شخص کی بیوی کے لئے کیا حکم ہے ؟ جس کے عقائد قرآن و سنت کے مطابق ہیں جو تمام انبیأ تمام کتابوں آخرت کے دن اور احادیث پر مکمل یقین اور ایمان رکھتی ہو ؟

۵ :.... آخر میں مسلمانیت کے ناطے اپیل ہے کہ ایسے اشخاص سے بھرپور مناظرہ کیا جائے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سے کوئی بات کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا کیونکہ ہم سچے مسلمان ہیں۔

ایک خاتون۔ کراچی

راقم الحروف کا جواب:

جواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میری بہن! یہ فتنوں کا زمانہ ہے اور جس شخص کے ذہن میں جو بات آجاتی ہے وہ اس کو بیان کرنا شروع کردیتا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سلف بیزاری اور انکار حدیث کا نتیجہ ہے، اور جو لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں وہ پورے دین کا انکار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں میں اپنے رسالہ "انکار حدیث کیوں؟" میں لکھ چکا ہوں کہ:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کے ساتھ بے اعتنائی برتنے والوں اور آپ کے اقوال شریفہ کے ساتھ تمسخر کرنے والوں کے متعلق اعلان کیا گیا کہ ان کے قلوب پر خدائی مہر لگ چکی ہے، جس کی وجہ سے وہ ایمان ویقین اور رشد وہدایت کی استعداد گم کرچکے ہیں اور ان لوگوں کی ساری تگ ودو خواہش نفس کی پیروی تک محدود ہے، چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

"وَمنهم من يستمع اليك حتى اذا خرجوا من عندك قالوا للذين اوتوا العلم ماذا قال آنفا اولئك الذين طبع الله على قلوبهم واتبعوا اهوآء هم۔" (محمد:۱۶)

ترجمہ: "اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کان لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو دوسرے اہل علم سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تحقیر کے طور پر) کہتے ہیں کہ حضرت نے ابھی کیا بات

فرمائی تھی؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کردی، اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں۔"

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

قرآن کریم نے صاف صاف یہ اعلان بھی کردیا کہ انبیأ کرام علیہم السلام کو صرف اسی مقصد کے لئے بھیجا جاتا ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انکار اور آپؐ کے ارشادات سے سرتابی کرنا، گویا انکار رسالت کے ہم معنی ہے۔ اس طرح آپؐ کی اطاعت کے منکرین، انکار رسالت کے مرتکب ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو جب قرآن ہی وحی خداوندی بتلاتا ہے: "وما ینطق عن الھوی، ان ھو الا وحی یوحی" اور آپؐ کے کلمات طیبات کو جب قرآن ہی "گفتہ او گفتہ اللہ بود" کا مرتبہ دیتا ہے تو بتلایا جائے کہ حدیث نبوی کے حجت دینیہ ہونے میں کیا کسی شک وشبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے؟ اور کیا حدیث نبوی کا انکار کرنے سے کیا خود قرآن ہی کا انکار لازم نہیں آئے گا؟ اور کیا فیصلہ نبوت میں تبدیلی کے معنی خود قرآن کو بدل ڈالنا نہیں ہوں گے؟ اور اس پر بھی غور کرنا چاہئے کہ قرآن کریم بھی تو امت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زبان مبارک سے سنا، اور

سن کر اس پر ایمان لائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ "یہ قرآن ہے"، یہ ارشاد بھی تو حدیث نبوی ہے، اگر حدیث نبوی حجت نہیں تو قرآن کریم کا قرآن ہونا کس طرح ثابت ہوگا؟ آخر یہ کون سی عقل و دانش کی بات ہے کہ اس مقدس و معصوم زبان سے صادر ہونے والی ایک بات تو واجب التسلیم ہو اور دوسری نہ ہو؟

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک موقع پر فرمایا تھا:

"یہ تو میرے میاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کمال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور یہ میرا کلام ہے، ورنہ ہم نے تو دونوں کو ایک ہی زبان سے صادر ہوتے ہوئے سنا تھا"۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو حجت ہے مگر حدیث حجت نہیں ہے، ان ظالموں کو کون بتلائے کہ جس طرح ایمان کے معاملہ میں خدا اور رسول کے درمیان تفریق نہیں ہوسکتی کہ ایک کو مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے، ٹھیک اسی طرح کلام اللہ اور کلام الرسول کے درمیان بھی اس تفریق کی گنجائش نہیں، کہ ایک کو واجب الاطاعت مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے، ایک کو تسلیم کرلیجئے تو

دوسرے کو بہر صورت تسلیم کرنا ہوگا اور ان میں سے ایک کا انکار کر دینے سے دوسرے کا انکار آپ سے آپ ہو جائے گا۔ خدائی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اس کے کلام کو تسلیم کرنے کا دعویٰ کیا جائے، اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو ٹھکرایا جائے، وہ ایسے ظالموں کے خلاف صاف اعلان کرتا ہے:

"فانهم لايكذبونك ولكن الظالمين بآيت الله يجحدون"۔

ترجمہ: "پس اے نبیؐ! یہ لوگ آپؐ کے کلام کو نہیں ٹھکراتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں"۔

لہٰذا جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے اور کلام اللہ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں لامحالہ رسول اور کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانا ہوگا، ورنہ ان کا دعویٰ ایمان حرف باطل ہے۔"

جس تنظیم کا آپ نے تذکرہ کیا ہے ان عقائد کے رکھنے والے مسلمان نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے دین کی پوری عمارت کو مسمار کر دینے کا عزم کر لیا ہے، نیز انہوں نے تمام شعائر اسلام اور قرآن و حدیث اور انبیاً اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کا انکار کیا ہے، اور جو لوگ اسلامی معتقدات کا انکار کریں، ان میں تاویلات باطلہ کریں، اور اپنے کفر کو اسلام باور کرائیں، وہ ملحد و زندیق ہیں،

اور زندیق، کافر و مرتد سے بڑھ کر ہے، اس لئے کہ وہ بکرے کے نام پہ خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے، اور امت مسلمہ کو دھوکہ دے کر ان کے ایمان واسلام کو غارت کرتا ہے، اسی بنا پر اگر زندیق گرفتار ہونے کے بعد توبہ بھی کر لے تو اس کی توبہ کا اعتبار نہیں، اس لئے حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو اس الحاد و زندقہ سے روکے، اگر رک جائیں تو فبہا ورنہ ان پر اسلامی آئین کے مطابق ارتداد و زندقہ کی سزا جاری کرے۔

اہل ایمان کا ان سے رشتہ ناطہ بھی جائز نہیں، اگر ان میں سے کسی کے نکاح میں کوئی مسلمان عورت ہو تو اس کا نکاح بھی فسخ ہو جاتا ہے۔

جہاں تک مناظرے کا تعلق ہے، ان حضرات سے مناظرہ بھی کر کے دیکھا، مگر ان کے دل میں جو بات بیٹھ گئی ہے اس کو قبر کی مٹی اور جہنم کی آگ ہی دور کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

دار العلوم کراچی کا جواب :

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔(۲)۔۔۔۔ سوال میں ذکر کردہ اکثر عقائد قرآن وسنت اور اجماع امت کی تصریحات اور موقف کے بالکل خلاف ہیں، اس لیے اگر کسی شخص کے واقعتاً یہی عقائد ہیں تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور اس کے ماننے والے بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مذکورہ نظریات وعقائد کا قرآن وسنت کی رو سے باطل ہونا ذیل میں ترتیب وار تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں :

ا :.... یہ (کہنا کہ قرآن پاک کو مختلف زمانوں میں مختلف ناموں سے پکارا گیا، کبھی تورات، کبھی انجیل اور کبھی زبور، اور مختلف ادوار میں مختلف کتابیں نازل نہیں ہوئیں) کفریہ عقیدہ ہے کیونکہ پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ صحف آسمانی کے علاوہ آسمانی کتابیں چار ہیں، اور قرآن کریم میں اسکی تصریح ہے کہ قرآن کے علاوہ تین آسمانی کتابیں اور ہیں جن میں سے توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی گئی، لہذا قرآن کے علاوہ مذکورہ تین کتب کے مستقل وجود کا انکار کرنا درحقیقت قرآن کریم کی ان آیات کا انکار کرنا ہے جن میں ان کتابوں کے مستقل وجود کا ذکر ہے، درج ذیل آیات اور ان کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں :

☆"وأنزل التوراۃ والانجیل من قبل هدی للناس -"

(آل عمران : ۳)

ترجمہ :"اور (اسی طرح) بھیجا تھا تورات اور انجیل کو اس کے قبل لوگوں کی ہدایت کے واسطے"- (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆" وما أنزلت التوراۃ والانجیل الا من بعدہ-"

(آل عمران : ۶۵)

ترجمہ :" حالانکہ نہیں نازل کی گئی تورات اور انجیل مگر ان کے (زمانہ کے بہت) بعد"- (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆" وآتيناه الانجيل فيه هدى ونور"- (مائدہ: ۴۶)

ترجمہ: "اور ہم نے ان کو انجیل دی جس میں ہدایت تھی اور وضوح تھا"-

☆" وليحكم اهل الانجيل بما انزل الله فيه"-

(مائدہ: ۴۷)

ترجمہ: "اور انجیل والوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس میں نازل فرمایا ہے اس کے موافق حکم کیا کریں"-

☆" واذ علمتك الكتاب والحكمة والتوراة والانجيل"- (مائدہ: ۱۱۰)

ترجمہ: "اور جب کہ میں نے تم کو کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور تورات اور انجیل تعلیم کیں"-

☆" الذين يتبعون الرسول النبى الامى الذى يجدونه مكتوبا عندهم فى التوراة والانجيل"- (اعراف: ۱۵۷)

ترجمہ: "جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں"-

☆"ولقد كتبنا فى الزبور من بعد الذكر أن الارض يرثها عبادى الصالحون"- (الانبیاء: ۱۰۵)

ترجمہ: "اور ہم (سب آسمانی) کتابوں میں لوح محفوظ (میں لکھنے) کے بعد لکھ چکے ہیں کہ اس زمین (جنت) کے مالک

میرے نیک بندے ہوں گے“۔

☆”ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض وآتینا داود زبورا۔“ (اسرأ:۵۵)

ترجمہ :”اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے، اور ہم داؤد (علیہ السلام) کو زبور دے چکے ہیں“۔

☆” فاتوا بالتوراۃ فاتلوھا ان کنتم صادقین“۔

(آل عمران : ۹۳)

ترجمہ :”پھر تورات لاؤ، پھر اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو“۔

☆”وکیف یحکمونک وعندھم التوراۃ فیھا حکم اللّٰہ“۔ (مائدہ : ۴۳)

ترجمہ :”اور وہ آپ سے کیسے فیصلہ کراتے ہیں حالانکہ ان کے پاس تورات ہے، جس میں اللہ کا حکم ہے“۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆”انا أنزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور“۔ (مائدہ :۴۴)

ترجمہ :”ہم نے تورات نازل فرمائی تھی جس میں ہدایت تھی اور وضوح تھا“۔

☆”وقفینا علی آثارھم بعیسیٰ ابن مریم مصدقا لما بین یدیہ من التوراۃ“۔ (مائدہ :۴۶)

ترجمہ :”اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو اس حالت

میں بھیجا کہ وہ اپنے سے قبل کی کتاب یعنی تورات کی تصدیق فرماتے تھے"۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆" انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ"۔ (صف:۶)

ترجمہ: "میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (آچکی) ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں"۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆"ومن یکفر باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر فقد ضل ضلالا بعیدا"۔ (نساء:۱۳۶)

ترجمہ: "اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے، اور اس کے فرشتوں کا، اور اس کی کتابوں کا، اور اس کے رسولوں کا، اور روز قیامت کا، تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جاپڑا"۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆"کل آمن باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ"۔

(بقرہ:۲۸۵)

ترجمہ: "سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ"۔

اور یہ کہنا کہ قرآن جو جس وقت پڑھ رہا ہے اس پر اسی وقت نازل ہو رہا

ہے اور "قل" اسی کیلئے کہا جارہا ہے جو پڑھ رہا ہے"۔ یہ بھی تعبیر کے لحاظ سے غلط ہے، کیونکہ قرآن کریم ایک مرتبہ آپ ﷺ پر پورا نازل ہو چکا ہے، اس کے اولین اور آخرین براہ راست مخاطب آپ ﷺ ہیں، اب جو شخص پڑھ رہا ہے وہ قرآن کا اولین اور براہ راست مخاطب نہیں ہے بلکہ حضور ﷺ کے واسطہ سے مخاطب ہے اور اس اعتبار سے اپنے آپ کو مخاطب سمجھنا بھی چاہئے۔

۲: ..... یہ عقیدہ بھی کفریہ ہے، (کہ انبیاؑ کا مستقل کوئی وجود نہیں تھا) کیونکہ قرآن کریم کی متعدد آیات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیاؑ کا مستقل وجود تھا وہ دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے اور وہ بشریت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، انہوں نے عام انسانوں کی طرح دنیا میں زندگی گزاری، ان میں بشری حوائج اور مادی صفات پائی جاتی تھیں، چنانچہ وہ کھاتے بھی تھے، پیتے بھی تھے اور انہوں نے نکاح بھی کئے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ سے معجزات بھی ظاہر فرمائے، انہوں نے اللہ کے راستہ میں جہاد بھی کیا، یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جو اپنے وجود کے لئے مادہ اور مستقل وجود کا تقاضا کرتی ہیں، اس کے بغیر ان کا وجود اور ظہور ہی محال ہے، لہذا یہ کہنا کہ انبیاؑ کا مادی وجود نہیں رہا، قرآن میں وہ صرف فرضی کرداروں اور کہانیوں کی صورت میں موجود ہیں، بالکل غلط اور قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہے، اس سلسلہ میں درج ذیل آیات قرآنیہ ملاحظہ فرمائیں:

☆"كان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين مبشرين
ومنذرين وأنزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس
فيما اختلفوا فيه"۔ (البقرہ: ۲۱۳)

ترجمہ: ”سب آدمی ایک ہی طریق کے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا جو کہ خوشی (کے وعدے) سناتے تھے اور ڈراتے تھے اور ان کے ساتھ (آسمانی) کتابیں بھی ٹھیک طور پر نازل فرمائیں، اس غرض سے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں ان کے امور اختلافیہ (مذہبی) میں فیصلہ فرمادیں۔“

☆”وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین“۔

(الانعام: ۴۸)

ترجمہ: ”اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈراویں“۔

☆”یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا!“۔

(الانعام: ۱۳۰)

ترجمہ: ”اے جماعت جنات اور انسانوں کی کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تم سے میرے احکام بیان کرتے تھے اور تم کو آج کے دن کی خبر دیا کرتے تھے“۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆”ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجا وذریۃ“۔ (رعد: ۳۸)

ترجمہ: ”اور ہم نے یقیناً آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے

اور ہم نے ان کو بیبیاں اور بچے بھی دیئے"۔(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆"ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا اللّٰہ واجتنبوا الطاغوت"۔ (نحل:۳۶)

ترجمہ: "اور ہم ہر امت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجتے رہے ہیں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچتے رہو"۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆"وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا"۔ (اسراء:۱۵)

ترجمہ: "اور ہم (کبھی) سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے"۔

☆"وما ارسلنا قبلك من المرسلین الا انهم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق"۔ (فرقان:۲۰)

ترجمہ: "اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے"۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆"وکم ارسلنا من نبی فی الأولین، وما یاتیهم من نبی الا کانوا به یستهزءون"۔ (زخرف:۶-۷)

ترجمہ: "اور ہم پہلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجتے رہے ہیں اور ان لوگوں کے پاس کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے استہزا نہ کیا ہو"۔

☆"کما ارسلنا فیکم رسولا یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمة ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون"۔ (بقرہ :۱۵۱)

ترجمہ :"جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم الشان) رسول کو بھیجا تم ہی میں سے ہماری آیات (واحکام) پڑھ پڑھ کر تم کو سناتے ہیں اور (جہالت سے) تمہاری صفائی کرتے رہتے ہیں اور تم کو کتاب (الٰہی) اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور تم کو ایسی (مفید) باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی۔"

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆"وقالوا مال ھذا الرسول یأکل الطعام ویمشی فی الاسواق"۔ (فرقان :۷)

ترجمہ :"اور یہ (کافر) لوگ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت) یوں کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہوا کہ وہ (ہماری طرح) کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے"۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆" لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من أنفسھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة"۔ (آل عمران :۱۶۴)

ترجمہ: "حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب کہ ان میں انہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں، اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں"۔

☆"ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین کله"۔ (فتح:۲۸)

ترجمہ: "وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت دی، اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر دنیا میں بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے"۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

☆"رسولا یتلو علیکم آیات اللّٰه مبینات لیخرج الذین آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات الی النور"۔

(طلاق:۱۰)

ترجمہ: "ایک ایسا رسول (بھیجا) جو تم کو اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں، تاکہ ایسے لوگوں کو کہ جو ایمان لاویں اور اچھے عمل کریں (کفر و جہل کی) تاریکیوں سے نور کی طرف لے آویں"۔

☆"لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم"۔ (توبہ:۱۲۸)

ترجمہ: "(اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں، جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں، جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص) ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق (اور) مہربان ہیں"۔

☆"یا أیھا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروا لہ بالقول"۔ (حجرات:۲)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو، اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو"۔

۳:.... قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کو زمانہ حال میں جو خطاب کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت قرآن کریم کا نزول آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو رہا تھا اس وقت آپ اپنے مادی وجود کے ساتھ دنیا میں موجود تھے اس لئے زمانہ حال میں آپ ﷺ سے خطاب کیا گیا، یہ مطلب نہیں کہ آپؐ بحیثیت روح ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں۔

یہ عقیدہ (رکھنا کہ چونکہ قرآن شریف میں صیغہ حال سے پکارا گیا ہے اس لئے حضورؐ بحیثیت روح ہر جگہ موجود ہیں اور وہ مادی وجود سے مبرا ہیں) قرآن وسنت کی صریح نصوص اور اہل السنۃ والجماعۃ کے موقف کے خلاف ہے۔ علما نے

لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں اسی طرح حضور اکرم ﷺ بھی ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں، تو یہ کھلا ہوا شرک ہے اور نصاریٰ کی طرح رسول کو خدائی کا درجہ دینا ہے، اور اگر کوئی شخص کسی تاویل کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتا ہے تب بھی اس عقیدہ کے غلط اور فاسد ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور ایسا شخص گمراہ ہے۔ ملاحظہ ہو: جواہر الفقہ ص ۱۱۵ ج۱، تبرید النواظر مصنفہ مولانا سرفراز صفدر صاحب مدظلہم،

۴:.... اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ حیثیت مجموعی تمام انبیأ سے افضل ہیں، البتہ بعض جزئیات اور واقعات میں اگر کسی نبی کو کوئی فضیلت حاصل ہے تو وہ اس کے معارض نہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام حاصل ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صفت "خلت" حاصل ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام جزئی فضیلتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجموعی فضیلت کے منافی اور اس کے معارض نہیں ہیں۔

اور یہ کہنا کہ "حضور ﷺ کے متعلق جتنی بھی احادیث، تاریخ اور تفسیر میں موجود ہیں وہ انسانوں کی من گھڑت کہانیاں ہیں"۔ در حقیقت احادیث نبویہ کا انکار ہے جو کہ موجب کفر ہے پوری امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث قرآن کریم کے بعد دین کا دوسرا اہم ماخذ ہے، قرآن کریم نے جس طرح اللہ رب العزت کے احکام کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے اسی طرح جناب رسول کریم ﷺ کے افعال و اقوال کی بھی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے، لہٰذا قرآن میں بہت سے ایسے احکام ہیں جن کی تفصیل قرآن میں مذکور نہیں، بلکہ ان کی

تفصیلات اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کے بیان اور عمل پر چھوڑ دی ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے احادیث میں ان کی تفصیلات اور ان پر عمل کرنے کا طریقہ، اپنے قول و فعل سے بیان کیا، اگر احادیث انسانوں کی من گھڑت ہیں تو قرآن کریم کے ایسے احکام پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اور یہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا؟

اور اللہ رب العزت نے جس طرح قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اسی طرح قرآن کریم کے معانی کی بھی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے، اور معانی قرآن کی تعلیم حدیث ہی میں ہوئی، اور جن ذرائع سے قرآن کریم ہم تک پہنچا ہے انہی ذرائع سے احادیث بھی ہم تک پہنچی ہیں، اگر یہ احادیث من گھڑت ہیں اور یہ ذرائع قابل اعتماد نہیں تو یہ امکان قرآن کریم میں بھی ہو سکتا ہے، تو پھر تو قرآن کریم کو بھی نعوذ باللہ من گھڑت کہنا لازم آتا ہے، لہٰذا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس طرح قرآن کریم اب تک محفوظ چلا آرہا ہے اسی طرح احادیث بھی محفوظ چلی آرہی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا بے نظیر انتظام فرمایا ہے جس کی تفصیل تدوین حدیث کی تاریخ سے معلوم ہو سکتی ہے، لہٰذا احادیث کو انسانوں کی من گھڑت کہانیاں قرار دینا صریح گمراہی اور موجب کفر ہے۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: "حجیت حدیث" مصنفہ مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم "کتابت حدیث عہد رسالت و عہد صحابہ میں" مصنفہ مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب مد ظلہم، "حفاظت و حجیت حدیث" مصنفہ مولانا فہیم عثمانی صاحب۔

۳--- مسلمانوں کو چاہئے کہ جو شخص یا تنظیم ایسے عقائد کی حامل ہو اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں، اور ان کے لٹریچر اور کیسٹ وغیرہ سے مکمل احتراز کریں،

خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں، اور ارباب حکومت کو بھی ایسی تنظیم کی طرف توجہ دلائیں تاکہ ان پر پابندی لگائی جاسکے۔

۴-----جو شخص مذکورہ عقائد کو بغیر کسی مناسب تاویل کے مانتا ہے وہ شخص مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس کی مسلمان بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اب اس کے عقد میں کوئی مسلمان عورت نہیں رہ سکتی، اور نہ کسی مسلمان عورت کا اس سے نکاح ہوسکتا ہے۔

مذکورہ بالا شخص کے عقائد قرآن وسنت، اجماع امت اور اکابر علما اہل سنت والجماعت کی تصریحات کے خلاف ہیں، اس کے لیے درج ذیل تصریحات ملاحظہ ہوں:

"فی شرح العقائد:۲۱۷: وللّٰه تعالیٰ کتب انزلها علی انبیاۂ وبین فیها امره ونهیه ووعده ووعیده وکلها کلام اللّٰه تعالیٰ ..... وقد نسخت بالقرآن تلاوتها وکتابتها وبعض أحکامها، وفی الحاشیة قوله "وللّٰه کتب" رکن من ارکان ما یجب به الایمان مما نطقت النصوص القرآنیه والاخبار النبویه۔"

ترجمہ: "شرح عقائد ص: ۲۱۷ میں ہے: "کہ اللہ تعالیٰ کی (قرآن کے علاوہ) کئی کتابیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیأ پر نازل فرمایا اور ان کتابوں میں امر و نہی، وعدہ و وعید کو بیان فرمایا اور یہ تمام کتابیں کلام الٰہی ہیں...... اور قرآن مجید

کے نازل ہونے پر ان سابقہ کتب کی تلاوت اور کتابت اور ان کے بعض احکام کو منسوخ کیا گیا، اور حاشیہ میں ہے: قولہ "وللہ کتب" یعنی ایمان کے ارکان میں سے ایک رکن یہ بھی ہے کہ ان سابقہ کتب پر ایمان لایا جائے جن کے بارہ میں نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ شہادت دیتی ہیں۔"

وفيه:٤٥: والرسول انسان بعثه اللّٰه تعالىٰ الى الخلق لتبليغ الاحكام-

ترجمہ: "اور شرح عقائد ص ۴۵ میں ہے: اور رسول وہ انسان ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لیے مبعوث فرماتے ہیں۔"

وفی شرح المقاصد:٥/٥:النبی انسان بعثه اللّٰه تعالیٰ لتبليغ ما اوحی اليه و كذا الرسول"-

ترجمہ: "اور شرح مقاصد ص ۵ ج ۵ میں ہے کہ: نبی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ ان احکام کی تبلیغ کے لئے بھیجتے ہیں جو ان کی طرف وحی فرماتے ہیں اور رسول کی تعریف بھی یہی ہے"۔

وفی شرح العقيدة الطحاوية لابن ابی العز: ۲۹۷: قوله ونؤمن بالملائكة والنبيين والكتب المنزلة على المرسلين ونشهد انهم كانوا على الحق

المبین- هذه الامور من ارکان الایمان قال تعالی: آمن الرسول بماا نزل الیه من ربه والمومنون کل آمن باللّٰه وملائکته وکتبه ورسله"- (البقرہ:۲۸۵)

وقال تعالی: لیس البران تولوا وجوهکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن باللّٰه والیوم الآخر والملائکة والکتاب والنبیین"- (البقرہ:۱۷۷)

فجعل اللّٰه سبحانه وتعالیٰ الایمان هو الایمان بهذه الجملة وسمی من آمن بهذه الجملة مومنین کما جعل الکافرین من کفر بهذه الجملة بقوله: ومن یکفر باللّٰه وملائکته وکتبه ورسله والیوم الآخر فقد ضل ضلالا بعیدا"- (النساء:۱۳۶)

ترجمہ: "اور ابن ابو العزؒ کی شرح عقیدہ طحاویہ کے ص ۲۹۷ میں ہے کہ: ہم ایمان لاتے ہیں ملائکہ پر، نبیوں پر اور ان پر نازل ہونے والی تمام کتابوں پر اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ (رسول) سب کے سب حق پر تھے- اور یہ تمام امور ارکان ایمان میں سے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ، اور اس کی کتابوں کے ساتھ، اور اس کے پیغمبروں میں سے کسی سے تفریق نہیں

کرتے۔"اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "کچھ سارا کمال اس میں نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کو کرلو یا مغرب کو، لیکن کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر، اور فرشتوں پر اور کتب پر اور پیغمبروں پر"۔

(ان دلائل سے معلوم ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے ایمان ہی اس چیز کو قرار دیا ہے کہ ان تمام چیزوں پر ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں "مومنین" نام ہی ان لوگوں کا رکھا ہے جو ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ جیسا کہ "کافرین" ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو ان تمام چیزوں کا انکار کرتے ہیں، جیسے کہ ارشاد الٰہی ہے: "اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے، اور اس کے فرشتوں کا، اور اس کی کتابوں کا، اور اس کے رسولوں کا، اور روز قیامت کا، تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا"۔

"وقال فی الحدیث المتفق علی صحته، حدیث جبرئیل، وسواله للنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وسلم عن الایمان فقال: ان تؤمن باللّٰہ وملائکته وکتبه ورسله الخ، فهذه الاصول التی اتفقت علیها الانبیأ والرسل صلوات اللّٰہ علیهم وسلامه، ولم یؤمن بها حقیقة الایمان الا اتباع الرسل۔"

ترجمہ: "اور حدیث جبرئیلؑ، (جس کی صحت پر بخاری و مسلم

متفق ہیں) میں ہے کہ : حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تو ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی تمام کتابوں پر، اور تمام رسولوں پر"..... پس یہ وہ اصول ہیں جن پر تمام پیغمبروں اور رسولوں کا اتفاق ہے، اور اس پر صحیح معنی میں کوئی ایمان نہیں لایا مگر وہ جو انبیاؑ ورسل کے متبعین ہیں"۔

"وفیه: ۳۱۱: واما الانبیأ والمرسلون فعلینا الایمان بمن سمی اللّٰہ تعالیٰ فی کتابه من رسله والایمان بان اللّٰہ تعالیٰ ارسل رسلا سواهم وآنبیاء لایعلم اسماء هم وعددهم الا اللّٰہ تعالیٰ الذی ارسلهم.... وعلینا الایمان بانهم بلغوا جمیع ما ارسلوا به علی ما امرهم اللّٰہ به وانهم بینوه بیانا لایسع احدا ممن ارسلوا الیه جهله ولایحل خلافه الخ

.... واما الایمان بالکتب المنزلة علی المرسلین فنومن بما سمی اللّٰہ تعالیٰ منها فی کتابه من التوراة والانجیل. والزبور، ونومن بان اللّٰہ تعالیٰ سوی ذلك کتبا انزلها علی انبیأه لایعرف اسمائها وعددها الا اللّٰہ تعالی۔

ترجمہ: "اور اسی کتاب کے ص ۳۱۱ پر ہے: رہے انبیأ اور

رسول، پس ہمارے ذمہ واجب ہے کہ ان میں سے ان تمام نبیوں پر ایمان لائیں جن کا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے، (اسی طرح) اس پر بھی ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ دوسرے انبیاً اور رسول بھی بھیجے کہ جن کے نام اور تعداد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں یعنی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا.... اور ہم پر لازم ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاً کو جن احکام کے پہنچانے کا حکم دیا تھا، ان انبیاً نے وہ تمام احکام پہنچادیئے- اور انبیاً نے ان احکام کو اتنا کھول کر بیان کر دیا کہ امت میں سے ناواقف سے ناواقف آدمی کو بھی کوئی اشکال نہ رہا، اور ان کے خلاف کرنا حلال نہ رہا.... اور رہا ان کتابوں پر ایمان لانا جن کو رسولوں پر نازل کیا گیا سو ہم ان تمام کتابوں پر ایمان لاتے ہیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نام لیا ہے، یعنی تورات، انجیل، اور زبور- اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ کتابوں کے علاوہ اور کتابیں بھی اپنے انبیاً پر نازل فرمائیں، جن کا نام اور ان کی تعداد سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا-"

"وفی شرح العقیدة الطحاویة للمیدانی:

١٠٤: والایمان المطلوب من المکلف هو الایمان

باللّٰہ وملائکته وکتبه بانها کلام اللّٰہ تعالیٰ الازلی القدیم المنزه عن الحروف والاصوات وبانه تعالیٰ انزلها علی بعض رسله بالفاظ حادثة فی الواح او علی لسان ملك وبان جمیع ما تضمنته حق وصدق، ورسله بانه ارسلهم الی الخلق لهدایتهم وتکمیل معاشهم ومعادهم وایدهم بالمعجزات الدالة علی صدقهم فبلغوا عنه رسالته الخ-"

ترجمہ: "اور میدانی کی شرح عقیدہ طحاویہ ص ۱۰۴ پر ہے: "مکلّف (یعنی جن وانس) سے جو ایمان مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ: اللہ پر ایمان لانا، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی تمام کتابوں پر، اس طرح ایمان لانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام، کلام ازلی اور قدیم ہے، جو حروف اور آواز سے پاک ہے، اور نیز اللہ تعالیٰ نے اس کلام کو اپنے بعض رسولوں پر تختیوں میں حادث الفاظ کی صورت میں نازل کیا، یا فرشتہ کی زبان پر اتارا- اور نیز وہ تمام کا تمام کلام جس پر کتاب مشتمل ہے حق اور سچ ہے- اور اللہ کے رسول جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف ان کی ہدایت، اور ان کی تکمیل معاش و معاد کیلئے بھیجا، اور ان انبیاً کی ایسے معجزات سے تائید کی جو ان انبیاً کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں- ان انبیاً نے اللہ کے پیغام کو

پہنچایا۔"

"قال القاضی عیاض فی شرح الشفأ:۳۳۵:
واعلم ان من استخف بالقرآن او المصحف او بشیئی منه او سبه او جحده او حرف منه او آیة او کذب به او بشیئی مما صرح به فیه من حکم او خبر او اثبت ما نفاه او نفی ما اثبته علی علم منه بذلك او شك فی شیئی من ذلك فهو کافر عند اهل العلم باجماع۔"

ترجمہ: "علامہ قاضی عیاضؒ شرح شفاء ص ۳۳۵ میں لکھتے ہیں:

"جان لیجئے کہ جس نے قرآن یا کسی مصحف یا قرآن کی کسی چیز کو ہلکا جانا یا قرآن کو گالی دی یا اس کے کسی حصہ کا انکار کیا یا کسی حرف کا انکار کیا یا قرآن کو جھٹلایا، یا قرآن کے کسی ایسے حصہ کا انکار کیا جس میں کسی حکم یا خبر کی صراحت ہو، یا کسی ایسے حکم یا خبر کو ثابت کیا جس کی قرآن نفی کر رہا ہے، یا کسی ایسی چیز کی جان بوجھ کر نفی کی جس کو قرآن نے ثابت کیا ہے، یا قرآن کی کسی چیز میں شک کیا ہے، تو ایسا آدمی بالاجماع، اہل علم کے نزدیک کافر ہے۔"

وفی شرح العقائد ۲۱۵: وافضل الانبیأ محمد صلی الله علیه وسلم لقوله تعالی، کنتم خیر امة ولا شك ان

خيرية الامة بحسب كما لهم فى الدين وذلك تابع لكمال نبيهم الذى يتبعونه-"

ترجمہ: "شرح عقائد ص ۲۱۵ میں ہے کہ: انبیأ میں سے سب سے افضل حضرت محمد ﷺ ہیں" اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے کہ "تم بہترین امت ہو" اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امت کا بہترین ہونا دین میں ان کے کمال کے اعتبار سے ہے- اور امت کا دین میں کامل ہونا یہ تابع ہے ان کے اس نبی کے کمال کے، جس کی وہ اتباع کر رہے ہیں-"

وفى المشكوة: عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انا سيد ولد آدم يوم القيمة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع- (رواه مسلم)

ترجمہ: "اور مشکوۃ شریف میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: "رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا، میں پہلا وہ شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی، اور میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا، اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی"-

"وفى المرقاة: ۷/۱۰: فى شرح مسلم للنووى....

وفی الحدیث دلیل علیٰ فضله علی کل الخلق لان مذهب اهل السنة ان الآدمی افضل من الملائکة وهو افضل الآدمیین بهذا الحدیث۔"

ترجمہ: "اور مرقات ص ۱ ج ۷ میں ہے کہ: "یہ حدیث آپ ﷺ کی تمام مخلوق پر فضیلت کی دلیل ہے" کیونکہ اہل سنت کا مذہب ہے کہ آدمی ملائکہ سے افضل ہے اور آپ ﷺ اس حدیث کی بنا پر تمام آدمیوں سے افضل ہیں (تو گویا آپ ﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے۔"

الغرض یہ شخص ضال و مضل اور مرتد و زندیق ہے، اسلام اور قرآن کے نام پر مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈال رہا ہے، اور سیدھے سادے مسلمانوں کو نبی آخر الزمان ﷺ کے دامنِ رحمت سے کاٹ کر اپنے پیچھے لگانا چاہتا ہے۔

حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ فوراً اس فتنہ کا سدباب کرے، اور اس بے دین کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور اسے ایسی عبرتناک سزا دی جائے کہ اس کی آئندہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں، اور کوئی بدبخت آئندہ ایسی جرأت نہ کرسکے۔

نیز اس کا بھی کھوج لگایا جائے اور اس کی تحقیق کی جائے کہ کن قوتوں کے اشارہ پر یہ لوگ پاکستان میں اور مسلمانوں میں اضطراب اور بے چینی کی فضا پیدا کر رہے ہیں؟